سلسلہ وار نمبر 1 تبلیغی جماعت

دارالعلوم دیوبند اور دنیا بھر کے علماء دیوبند کی نظر میں

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

کی کتاب تقریر ترمذی، جلد دوم کا یہ صفحہ نمبر 210 جو تبلیغی جماعت کے بارے میں لکھی جانے والی سینکڑوں کتابوں کا خلاصہ ہے۔

جسمیں فرمایا۔ جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں۔ میرے پاس (تبلیغی جماعت کے بزرگ عالم دین سعید احمد خان صاحب کا) خط موجود ہے جو نہایت ہی خطرناک ہے جس پر خاموش نہیں رہنا چاہئے۔

اکابر تبلیغی جماعت مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط پر مفتی تقی عثمانی صاحب (دامت برکاتہم) کا تحقیقی تبصرہ۔

لیکن اب جماعت کے ایک سرکردہ اور مقتدر بزرگ جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں ان کا خط پڑھنے کا اتفاق ہوا جو انہوں نے ایک صاحب کے نام لکھا تھا جن کے نام وہ خط تھا انہوں نے وہ خط مجھے بھیج دیا۔ اس خط کے اندر تحریر کا سارا رُخ اس طرح ہے کہ گویا اس وقت جہاد کی طرف توجہ کرنا یا جہاد کی بات کرنا جہاد کے بارے میں سوچنا یا جہاد کے بارے میں کوئی اقدام کرنا کسی بھی طرح درست نہیں، بلکہ جہاد تو اصل میں دعوت کے لئے ہے۔ اگر دعوت کی آزادی ہو تو اس صورت میں نہ صرف یہ کہ جہاد کی ضرورت نہیں بلکہ وہ مضر ہے۔ ساتھ میں یہ بھی لکھا کہ ابھی یہ بات لوگوں کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے لیکن رفتہ رفتہ علماء کی سمجھ میں بھی آجائے گی۔ اس خط میں معلوم ہوتا ہے کہ جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں ہیں بلکہ یہ فکر رفتہ رفتہ ہے۔ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ اس پر خاموش رہا جائے، چنانچہ اس سلسلے میں پھر ہم نے جماعت کے ان حضرات سے زبانی گزارش بھی کی۔ جن سے ہمارے رابطے ہیں لیکن اور بڑوں تک یہ بات

پہنچانے کا اہتمام کیا کہ یہ بات جو پیدا ہو رہی ہے یہ بڑی خطرناک ہے۔ خط میرے پاس موجود ہے اگر کوئی پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**(تقریر ترمذی، جلد دوم، صفحہ نمبر 210)**

اکابر تبلیغی جماعت مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط کی صورت میں جہاد فی سبیل اللہ کے خلاف تبلیغی جماعت کے گمراہ کن نظریات کا خلاصہ جو دنیا بھر مساجد و مدارس میں کھلے عام بیٹھ کر پھیلایا جارہا ہے۔

مولانا سعید احمد خان صاحب کے افکار۔۔۔ان کے اپنے ایک خط میں۔۔۔۔ہمیں جو خط موصول ہوا اس کا متن حسب ذیل ہے۔ خط کے بعد ایک علمی جوابِ خط بھی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم ومحترم جناب بھائی اسماعیل بھامجی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جبکہ میں بنگلہ دیش سفر میں جا رہا تھا اسلئے جواب میں تاخیر ہوئی اب کچھ وقت نکال کر جواب لکھ رہا ہوں آپ نے یہ لکھا کہ یہاں کچھ علماء نے جہاد کی تحریک اٹھائی ہے یہ تحریک دو سو سال سے مختلف زمانوں میں اٹھتی رہی اور کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو جاتی تھی قرآن کو سمجھنے میں بہت غلطی ہوتی رہی اور جہاد کا لفظ مختلف معنی میں استعمال ہوا۔ دعوت کے معنی میں بھی اور قتال کے معنی میں بھی جو آیات جہاد کے لفظ سے مکہ مکرمہ میں اتریں وہ سب دعوت کے معنی میں ہیں۔ جیسے **وجاھدھم بہ جہاداً کبیراً** دوسری آیات **والذین جاھدوا فینا الخ**۔۔۔ اور جو آیات مدینہ منورہ میں اتریں معنی میں وہ دونوں معنی میں آئی ہیں۔

دعوت میں اور قتال میں جیسے **یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم** اس میں تو منافقین کے ساتھ قتال نہیں کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ سختی نہیں کی بلکہ نرمی سے کام لیا ایسے ہی نوح علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک جن انبیاء علیہم السلام کا اللہ تعالیٰ نے نام لیکر ذکر فرمایا ان میں سے کسی نے بھی قتال نہیں کیا او جنہوں نے قتال کیا انکے نام ذکر نہیں یا نبی بننے سے پہلے قتال کیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قتال نہیں کیا تیرہ سال تک صرف دعوت دی۔ یہ چیزیں غور کرنے کی ہیں انبیاء علیہم السلام کو دعوت کی نسبت سے بھیجتے تھے تاکہ وہ انکو جہنم سے بچا کر جنت کی طرف لائیں اور ظلمت سے نور کی طرف لائیں۔

کسی نبی کواس لئے نہیں بھیجا کہ جنت کی طرف سے جہنم کی طرف لائے۔کافر جب قتل ہوگا تو جہنم میں جائے گا۔
یہ نبی کا مقصد نہیں بلکہ نبی کا مقصد تو اسکو جہنم سے بچانا تھا۔جیسے ایک حدیث میں بھی اسکا اشارہ ہے قتال جب واجب ہوا کہ جب کافروں نے اسلام کے پھیلنے میں رکاوٹ ڈال دی۔جزیہ اس لئے واجب ہوا کہ اگر تم اسلام نہیں لاتے تو جزیہ دیکر ہماری ماتحتی میں رہو۔لیکن جب جزیہ دینے پر تیار نہ ہوئے۔نہ اسلام لانے پر تیار ہوئے، تب قتال واجب ہوتا ہے جیسے ڈاکٹر فاسد عضو کو جب کاٹتا ہے جب اسکے اچھا ہونے کی امید نہ ہو۔اسکے دوسرے اعضاء کو حفاظت کی امید ہوتی اس لئے ہے کہ علماء نے قتال کو حسن لغیرہ کہا ہے حسن لذاتہ نہیں۔
حسن لذاتہ دعوت ہی ہے۔اسلام جو پھیلتا ہے دعوت سے پھیلتا ہے دوسرے جب تک جہاد مجاہدین میں صفات نہ آئیں تو اس وقت تک وہ محفوظ من اللہ نہیں ہوں گے۔ اس لئے جہاں بھی جہاد کی آوازیں لگی ہیں وہاں شکست کھائی۔کامیاب نہیں ہوئے۔قتال الی یوم القیامۃ ہے مگر وقت اور ضرورت کے اعتبار سے جب اس کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔
یمن بغیر قتال کے صرف دعوت سے اسلام میں آیا۔طائف قتال کے وقت اسلام میں نہیں آیا بلکہ مسلمان فتح کرنے سے عاجز آگئے تھے۔اوران کو بغیر فتح کے مدینہ واپس جانا پڑا دعوت چلتی رہی یہاں تک کہ اہل طائف بھی اسلام میں داخل ہوئے۔اس مسئلہ کو البدایۃ والنہایۃ والوں نے ،ابن القیم نے زادالمعاد میں کچھ بیان کیا ہے۔دیوبند کے مفتی محمود الحسن صاحبؒ نے فتاویٰ محمودیہ میں اسکو بڑے بسط کے ساتھ لکھا ہے اور تبلیغ والوں پر لوگوں کے جو اعتراضات تھے انکو نقل کر کے جوابات دئے ہیں ان میں ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ دعوت والے جہاد والی آیات کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہیں اور انکا بالیقین جواب دیا او امام بخاریؒ نے جہاد کے لفظ کو بہت ہی عموم دیا کہ ماں باپ کی خدمت بھی جہاد ہے اور مسجد کی طرف چلنا بھی جہاد ہے صرف یہ اپنے دوستوں کے اطمینان کیلئے لکھا گیا اور علماء کرام سے کچھ تعرض نہ کریں اور انکا اکرام کرتے رہیں اور دعاء مانگتے رہیں ان شاء اللہ کچھ عرصہ میں انکی سمجھ میں آجائے گا اور انشراح ہوجائے گا۔

فقط والسلام

بندہ: سعید احمد المدنی۔۔۔۔9 ستمبر 1993 کاکریل مسجد ڈھاکہ بنگلہ دیش

دنیا بھر میں جہاد کے خلاف پھیلائے گئے تبلیغی جماعت کے نظریات، مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط کا جواب خط۔ مولانا عبدالقدوسؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم و محترم مولانا سعید احمد خان صاحب مدظلہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و بر کاتہ!

اتفاقاً مجھے آپ کے خط پڑھنے کی نوبت آ گئی۔ جس سے بہت صدمہ ہوا۔ آپ نے جناب بھائی اسماعیل بھامجی کو لکھا کہ جہاد کے متعلق چونکہ میں بھی مسلکاً دیوبندی ہوں اور اکابر کا معتقد ہوں لہٰذا امید ہے کہ آپ تھوڑی دیر غور فکر فرمائینگے۔ آپ نے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ تحریکیں جہاد کی اٹھتی رہی اور ختم ہوجاتی لیکن شاید قابل غور بات یہ ہے کہ ولی اللہ خاندان سے لیکر شیخ الہند تک جو بھی جہاد کی تحریکیں اٹھی انہی کی محنت اور قربانی سے ہم یہاں پہنچے ورنہ انگریز کے تو ہم غلام ہوتے۔ خیر یہ تو چھوٹی بات تھی جہاد کا لفظ بیشک مختلف معنی میں استعمال ہوا جس طرح کہ صلوٰۃ کا لفظ مختلف معنی میں استعمال ہوا۔ لیکن اسکا مفہوم لینا کہ اس معنی سے فرضیت جہاد ادا ہوجائی گی سراسر غلط ہے جس طرح کہ صلوٰۃ کے لفظ کی عمومیت سے درود شریف کا معنی لینا اور اسکو نماز کی فرضیت کیلئے کا معنیٰ سمجھنا غلط ہے۔ یہ بات کہ جو بھی آیات مکہ میں اتریں وہ سب دعوت کے معنی میں ہیں۔ اس میں نظر ہے کہ **و جاھدوا فی اللہ حق جھادہ** کی تفسیر میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے معارف القرآن میں لکھا ہے ہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنا اور جہاد (بالسیف) کرنا۔ آپ نے یہ آیت **یا ایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین و اغلظ علیھم** تحریر فرما کر تشریح میں لکھا ہے کہ منافقین کے ساتھ قتال نہیں کیا ہم نے کب آپ سے کہا ہے کہ منافقین کے ساتھ قتال کرو بلکہ ہمارا مطالبہ تو یہ ہے کہ کفار سے لڑیں جس پر **یا ایھا النبی جاھد الکفار** دلالت کرتی ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ آپ نے کفار کے ساتھ جہاد کے تذکرہ کو محذوف کردیا اور منافقین کی بحث چھیڑ دی۔ پھر آپ قرآن کی آیت **و اغلظ علیھم** (ان پر سختی کیجئے) تحریر فرما کر تشریح کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی مخالفت کرتے۔

جاهد المنافقين سے دعوت مراد لینا سراسر غلط ہے چونکہ جاهد المنافقين کی تفسیر میں حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں بیان القرآن میں کہ باللسان جہاد کیجئے اور آگے فرماتے ہیں ایسی ہی سختی کے وہ لائق ہیں اسی طرح جلالین میں ہے والمنافقين باللسان لیکن افسوس! کہ اگرچہ منافقین کے ساتھ جہاد باللسان کرتے ہم نے تو کافروں سے بھی جہاد باللسان چھوڑا ہوا ہے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان پر نرمی کریں لیکن یاد رکھنا کہ صحابہ کی صفت اشداء على الكفار رحماء بينهم تھی۔

آپ کا یہ لکھنا کہ نوح علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک کسی نبی کے بارے میں اللہ نے نام لیکر ذکر نہیں فرمایا کہ قتال کیا ہے یہ کوئی مستدل نہیں اسلئے کہ اللہ نے قرآن میں فرمادیا وكاى من نبى قاتل معه ربيون كثيراً کتنے ہی انبیاء جنکے ساتھ اللہ والوں نے مل کر قتال کرنا میدان جنگ میں کافی اور صحیح دلیل ہے (فقاتل فى سبيل الله) الايه۔ کہ آپ اور انبیاء کے اقتداء کے قائل ہو۔ اور آپ ﷺ نے تیرہ سال تک دعوت دی پھر اسکے بعد تو دس سال تک جہاد کیا اور کروایا اور مکہ میں جو عفو کا حکم تھا وہ منسوخ ہو گیا جس طرح کہ تکمله فتح الملهم جلد 3 ص 138 اور كنز الدقائق کے حاشیہ پر اور بھی کئی کتابوں میں مذکور ہے جس کی وقت اجازت نہیں دیتا بہر حال بلا اختلاف کہ یہ منسوخ ہیں۔ تو کیا آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہیں گے کہ سابق انبیاء نے بھی پڑھی اور مکہ میں نبی کریم ﷺ نے بھی پڑھی یہ تو بے اصل و بے بنیاد بات ہے۔ بیشک انبیاء کا مقصد ہدایت دینی ہوتی ہے لیکن صرف یہ ہی مقصد تو نہیں ہوتا بلکہ مقاصد میں سے من جملہ ایک مقصد یہ ہے اور اسکے علاوہ مقاصد میں سے مسلمانوں کی حفاظت دلوانا خلافت کا قیام ظالموں کا مٹانا علم سکھانا وانما بعثت معلماً (ابن ماجہ) عدل قائم کرنا بھی ہے۔ قرآن میں قاتلو اهم يعذبهم الله بايديكم کہ اللہ ہم کو ذریعہ بنا رہا ہے جو کہ شرافت ہے اور یہ جملہ جب کافر قتل ہوگا تو جہنم میں جائے گا۔ یہ بہت سخت اور بہت خطرہ والا جملہ ہے یہ فعل تو آپ ﷺ نے بھی کیا۔ جس طرح احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ابی بن خلف کو مارا تھا جس سے وہ قتل ہوا اور اسی طرح بدر میں صنادید قریش کو مروایا تھا تو کیا نعوذ باللہ انکو دوزخ میں بھیجا اور اسی کی تو صراحت ہے مفسرین نے اسکو فوائد قتال میں سے گنوایا ہے تو کیا یہ من جملہ نبی ﷺ کے مامورات میں سے نہیں ہے اور شریعت کے سامنے عقل کو استعمال کر کے اپنے موقف کو ثابت کرنا نہایت غلط اور بسا اوقات مفضى الى الكفر ہے۔

آپ کا کہنا کہ قتال تب ہوا جب کافروں نے دعوت میں رکاوٹ ڈالی۔ حضرت آپ تو یہاں پر اقدامی جہاد کی بات کررہے ہیں، جبکہ اس زمانے میں ہم دفاعی حالت میں ہیں تو کیا مسلمانوں کی حفاظت کیلئے جہاد فرض نہیں کیا قصاصاً جہاد فرض نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر قرآن سے لیکر واقعات صحابہ اور کتب سابقہ میں غلط لکھے ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو کہ اگر دشمن حملہ کردے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ دشمن کو ہٹائے۔ احکام القرآن: ص 440 جلد 3 ابوبکر بن جصاص نے اس پر اتفاق کیا۔ اللہ نے قرآن میں فرمایا و قاتلوا المشرکین کافة کمایقاتلونکم کافة و قاتلوا فی سبیل الذین یقاتلونکم و لاتعتدوا اسی مسئلہ کو قرطبی نے جلد 8 ص 151 میں ذکر کیا۔ معارف القرآن میں جلد 1 صفحہ 403 میں مفتی شفیع صاحب نے ذکر کیا بار بار۔ نووی نے شرح مسلم میں ص 130 میں اور صاحب فتح القدیر نے لکھا ہے اگر ایک قیدی بھی ہو مسلمانوں کا تو اسکا چھڑانا اہل شرق اور غرب پر فرض ہے اور یہ آفاقی مسئلہ لکھا ہے (جلد 5 ص 440)

اور کیا بدر کی لڑائی جہاد نہیں تھی جبکہ دعوت تو ویسے بھی پہنچ چکی تھی تو لڑنے کی کیا ضرورت تھی اور اسی طرح حضرت عثمانؓ کے قصاص کے لئے بیعت علی الجہاد غلط تھا (نعوذ باللہ) یہ تو قرآن سے ثابت ہے اور بخاری ص 427 پر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت سعدؓ سے انک حکمت بحکم اللہ جبکہ انہوں نے قتل کا فیصلہ کیا۔ اور اس قرآن کی آیت کا مطلب کیا ہے ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض اور پھر ولکن اللہ قتلھم تو کیا اللہ ان کو جہنم میں پہنچا رہا ہے؟

حسن لغیرہ۔۔۔ ثابت کرنے سے فرضیت میں کمی نہیں آتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے کہ حسن لغیرہ ہے کذا فی نفسہ حاشیہ نور الانوار اور کیا آپ قربانی کرنا چھوڑ دینگے کہ یہ بھی تو حسن لغیرہ ہے اور اسی طرح نکاح بھی۔ اگر دعوت مقصود ہے اور قتال کے بغیر بھی حاصل ہے تو پھر وضو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ سیدھے مقصود تک پہنچ جائے یعنی نماز پڑھ لے اور نماز کا مقصد ذکر ہے تو ایسے ہی ذکر کرلے۔ نہیں!

نبی کریم ﷺ نے دعوت کے لئے جہاد اختیار کیا اور ہم بھی کرینگے۔ اور ظلم کو روکنے کے لئے بھی جہاد اختیار کیا اور قصاصاً بھی اختیار کیا تو لہٰذا ہم بھی کرینگے اور قادیانی کے علاوہ کسی نے بھی اسکا انکار نہیں کیا حتی کہ مودودی اور سرسید خان جیسے بھی دفاعی جہاد کے قائل ہیں۔

آپ کا یہ تحریر فرمانا کہ جب تک مجاہدین میں صفات نہ آئیں سراسر غلط ہے۔ اسلئے کہ وہی بات تو نماز و دیگر عبادات کے بارے میں کہی جاسکتی ہے کہ جب تک نماز صحیح نہ ہو تب تک برائی سے نہیں روکتی تو کیا ان صفات کے پیدا ہونے تک نماز معاف ہے۔ ہرگز نہیں اور پھر ترمذی ص 128 کی حدیث جس میں مجاہدین کے چار درجات ہیں تو پھر اس تربیت کا کیا مطلب اگر سب کا صفات میں کامل ہونا شرط ہے۔ اور نیز حضرت تھانوی ؒ نے بیان القرآن میں التائبون العابدون الخ۔۔۔ کے ماتحت لکھا ہے کہ یہ شرائط درجے میں نہیں بلکہ صرف فضلیت کیلئے ہیں۔ رہی محفوظ من اللہ کی بات تو محفوظ نہ تو آپ ہیں اور نہ میں ہوں وہ تو صحابہؓ تھے۔ اگر مجاہدین محفوظ من اللہ نہیں ہیں تو تبلیغی جماعت بھی تو نہیں ہے کہ اس میں تو بہت زیادہ خرافات ہیں۔ اگر اچھی طرح حساب لیا گیا تو قیامت کے دن تو نہ میں بچ سکوں گا نہ آپ۔ (بخاری)

آپ نے جہاد کے بغیر فتوحات کی دو مثال پیش کیں: مثال نمبر **1**

یمن کی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یمن اسلام کے غلبے کے وقت اسلام میں داخل ہوا نہ کہ مکی زندگی میں اور یہ بھی تو جہاد ہے کہ پورا نظام یوں ہے کہ دعوت، جزیہ یا قتال اور اسکو نظام جہاد کہتے ہیں لیکن غلبہ کے وقت ورنہ کیا کافر ایسے ہی حکومت کو چھوڑ دینگے۔ آپ خود ہی دیکھ لیں کہ اب تک آپ کے قدموں تلے کتنے ملک اسلام میں آئے۔

مثال نمبر 2

طائف کی تو اہل علم و عقل پر یہ بات مخفی نہیں کہ صحابہؓ نے مشورہ کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہ اب تو اردگرد کے تمام علاقے فتح ہو چکے تو ان کو مجبوراً آنا پڑے گا تو لہٰذا ہم چھوڑ دیتے ہیں تو پھر یہی ہوا۔

ورنہ اگر دعوت کافی تھی تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف میں دعوت دی (بغیر جہاد کے) تو کیوں قبول نہیں کیا گیا اور اسکے علاوہ آدھی دنیا تو جہاد سے مشرف باسلام ہوئے آپ نے تحریر میں فرمایا جہاد کی فضیلت عام ہے اور ماں باپ کی خدمت جہاد کی ایک قسم ہے یعنی ثواب کے اعتبار سے لیکن وہ اس ثواب کو نہیں پہنچتا جو مجاہدین فی سبیل اللہ کو ہے جس طرح کہ ایک حدیث میں آیا کہ عمرہ فی رمضان کحج۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اتنا ہی ثواب ملے گا۔ فی سبیل اللہ میں بعض نے لکھا ہے کہ یہ عام ہے لیکن قتال اور جہاد فی سبیل (ج ہ ا د ف ی س ب ی ا ل ل ہ) صرف اور صرف جہاد باللسیف کیلئے قرآن وحدیث میں وارد ہوئے۔

عوام کے عدم علم سے فائدہ نہ اُٹھایئے یہ ساری بحث تو جہاد اور دعوت اسلام پر ہے تبلیغی جماعت تو اصلاح کا کام کر رہی ہے۔ لہٰذا یہ قیاس مع الفارق ہے۔ امید ہے کہ آپ دل کھول کر اس کو پڑھیں گے اور رجوع بھی کریں۔ اور جواب تحریر فرمائیں۔ ورنہ۔ فتنہ کا اندیشہ ہے۔ فقط والسلام

حضرت مولانا عبد القدوسؒ، جمہوریہ ہند۔

مفتی صاحب کا تبصرہ یہ خط اور اسکا یہ جواب کتاب دفاع تبلیغ اسلام صفحہ نمبر 65 پر آپ دیکھ سکتے ہیں۔

یہ ہیں وہ مدینہ منورہ والے کے نام سے پہچانے جانے والے تبلیغی جماعت کے بزرگ عالم دین سعید احمد خان صاحب جن کو مدینہ منورہ والوں نے انہی غلط نظریات کے پھیلانے کی وجہ سے نکالا مدینہ منورہ سے۔ اور اس تبلیغی جماعت پر ان کے مرنے سے کئی سال پہلے پابندی لگائی۔ سعودیہ والوں نے لیکن یہ باتیں یہودی حرامی میڈیا جن کا یہ دعوٰی ہے کہ ہم وہ چھاپتے ہیں جو لوگ چھپاتے ہیں۔ اور درباری ٹٹو کبھی نہیں بتائیں گے۔ جو باتیں مسلمان کے ایمان و اعمال کو تباہ کرنے والی ہیں۔

مزید تبلیغی جماعت کی قرآنی ارشادات اور شان رسالت کے بھی خلاف پھیلائی جانے والی تحریفی باتوں کے بارے میں۔ سوال رحمٰن سے جواب قرآن سے۔ سلسلہ وار قسط نمبر 2 میں ضرور دیکھیں۔

دار العلوم دیو بند اور دنیا بھر کے علماء دیو بند کی تحقیقی رائے تبلیغی جماعت کی خلاف شریعت باتوں کے بارے میں جاننے کیلئے کتاب دفاع تبلیغ اسلام ضرور پڑھیں۔ اور ہماری ویب سائٹ وزٹ کیجیئے۔

sangeenfitna.blogspot.com

www.difaetabligh.com